نمبر ۶ | قادیان دار الامان - ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۴ ذیقعد سنہ ۱۳۲۰ھ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

(۱) چونکہ اب نئے سال سنہ ۱۹۰۳ء سے نیا حساب سالانہ شروع ہوا ہے اس لئے ان احباب کی خدمت میں جو کہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء یعنی جلد اول سے البدر کے خریدار ہیں التماس ہے کہ وہ البدر کے ابتدائی ۹ نمبر یعنی لغایت ۳۱ دسمبر سنہ ۲ء تک قیمت ۱۰/ ارسال کر دیوین کیونکہ سال کے ۲ روپیہ کے حساب سے ۹ نمبر کی قیمت اتنی ہی ہوتی ہے اور آئندہ اون کا حساب یکم جنوری سنہ ۳ء سے شروع ہوگا +

(۲) ہمارے پاس کثرت سے اس امر کی شکایت پہنچی ہے کہ نمبر ۱۲ کے بعد ۲۰ دن جنوری کا اخبار نہیں ملا چونکہ اخبار واقعہ میں ۳۰ جنوری کے بعد شائع ہوا اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے احباب کو شکایت کا موقع ملتا اور ممکن ہے کہ ابھی کچھ عرصہ تک ... ایسی شکایتوں کے اور موقع بھی آ دین جن کی وجوہات عنقریب ایک ضمیمہ کی صورت میں آپ کو معلوم ہوں گی آج تک جن احباب کے پاس مختلف اوقات میں البدر کے نمبر نہیں پہنچے وہ دفتر البدر میں اطلاع دیں تاکہ افسران محکمہ ڈاک کو اطلاع دیجاوے اور آئندہ ہم کو شکایتوں کا تدارک ...

(۳) آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ ہر ایک خریدار کے پتہ کے ساتھ ... نمبر ہوگا۔ خط و کتابت میں اپنے نام کے ساتھ اوس نمبر کا ضرور حوالہ دیا جاوے +

تازہ حالات

مورخہ ۳ فروری کو حضرت اقدس نے یہ الہام سیر میں سنایا جو کہ درج ہونے سے رہ گیا تھا "برز صاعندھم من الماء" (جس قدر تیر اون کے پاس تھے وہ اب نکال لئے)

مورخہ ۸ فروری کو آپ نے پیشگوئی کا الہام سنایا "حرب مہیجہ" (جوش سے بھری ہوئی لڑائی) فرمایا کہ اس کا اشارہ یا تو مقدمہ کی شاخوں کی طرف معلوم ہوتا ہے یا آریہ سماج کو جو اشتہار نو مسلموں نے دیا ہے اس سے جوش میں آکر وہ لوگ کچھ گندی گالیاں وغیرہ دیوین چنانچہ شام کو ایک اشتہار آریوں کی طرف سے نکل آیا جسمین ایسے ہی گندے الفاظ تھے اور اصل مضمون پر کوئی معقول بات نہ تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ چونکہ الہام کے بعد نیا معاملہ یہی پیش آیا ہے ہم اس پر چسپان کرتے ہیں۔ خدا نے اس کے مقابلہ پر کیا سامان رکھے ہیں ہمیں اس کی خبر نہیں ارادہ الٰہی پر تقدم بے ادبی ہے اور اسی لئے اس کے مقابل پر غضب سے بھرا ہوا اشتہار نکالنا درست نہیں اوس میں نفس کے رگ و ریشے ہونگے اس کے لئے جو راہ خدا نکالے وہ ٹھیک ہوگی +

مورخہ ۹ فروری کو سیر میں یہ الہامات حضرت اقدس نے سنائے "انی مع الاسباب اتیک بغتۃ انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب انی مع الرسول محیط"

مورخہ ۱۰ فروری کو سیر میں یہ الہامات سنائے انی مع الرسول اقوم و لن ابرح الارض

الی الوقت المعلوم

اس ہفتہ میں ملک نظام دکن عثمان آباد سے ایک خط آیا ہے جس پر ۷ آدمیوں کے دستخط ہیں اور وہ سلسلہ بیعت میں اس لئے داخل ہوتے ہیں کہ وہاں طاعون کثرت سے ہے اور وہ گھروں سے باہر نکلے ہوئے ہیں کوئی علاج کارگر نہ ہوا آخر حضرت اقدس نے ان کے حق میں دعا فرمائی ہے اور وہ الہام کہ

مسیح الخلق عدوانا پورا ہوگیا +

اخبار رسول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ جنوری سنہ ۲ء میں ہندوستان کی جو تعداد اموات تھی جنوری سنہ ۳ء کی تعداد اموات ہندوستان بھر کی اوس سے دوگنی ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ وہ اخبارات جو کہ آپ کی مخالفت میں ہمیشہ خلاف واقعہ باتیں درج کرتے ہیں اور گند اور فحش بیانی ان کا کام ہے ان کو ہرگز نہ لیا جاوے اور نہ ان کے مقابلے پر اشتہار وغیرہ دیا جاوے بیان کو ایک اور موقعہ گند بکنے کا دینا ہے یہ وقت دعا اور تضرع کا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم میں اور ہماری قوم میں فیصلہ کردے

ضیق النفس

(۱) حقہ کی چلم میں سے گل تمباکو سے جلا کر پھر پانی میں گھول کر کے آگ پر جذب کرو اور ایک رتی کھلاؤ

(۲) اگر قبض ہو تو میگنیشیا اور دائی برنز ملا کر دو۔

(۳) بلاڈونہ | افیون | سم الفار | خبز... | یہ ایک گولی کا وزن
۱ گرین | ۱ گرین | ۱/۱۶ گرین | چند قطرہ | یہ ایک ایک صبح شام

واذا الصحف نشرت یعنی اس وقت خط وکتابت کا ذریعہ عام ہوں گے۔ اور کتب کثرت سے دستیاب ہو سکینگی **واذا العشار عطلت** اس وقت اونٹنیاں بیکار ہوں گی ایک زمانہ تہا کہ یہاں ہزارہا اونٹ آیا کرتے مگر اب نام و نشان بھی نہیں ہے اور مکہ مین بھی اب نہ رہین گے ریل کے جاری ہونے کی دیر ہے۔ پھر عرب صاحب نے کسوف خسوف رمضان کی نسبت دریافت کیا کہ اس کا ذکر آپ کی کتب مین بھی ہے کہ نہین۔

شق القمر فرمایا کہ یہ ایک پرانا نشان چلا آتا تہا جو کہ اس وقت پورا ہوا ہے براہین احمدیہ مین اس کا ذکر استعارہ کے طور پر اسطرح ہے وان **یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر** یہ میرا الہام بھی ہے اور بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف مین سے تہا (مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے حوالہ دیا کہ عبد اللہ ابن عباس کا بھی یہی مذہب ہے) اور شاہ عبد العزیز بھی یہی کہتے ہین۔ اور ہمارا اپنا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تہا کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہین +

نوح علیہ السلام کی طوفان کی نسبت فرمایا کہ قرآن سے یہ ثابت نہین ہے کہ کل زمین کی آبادی کو اس وقت تباہ کیا تہا صرف نوح کی قوم پر تباہی آئی تھی۔

ختم نبوت ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ جب مسیح ناصری کے آنیسے ختم نبوت ٹوٹتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے نبوت سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی؟

فرمایا کہ مسیح کا یہ دعوی کہاں ہے کہ جسطرح ہم اپنے آپ کو امتہ محمدیہ مین اور پھر آنحضرۃ کی اتباع مین فنا شدہ کہتے ہین انہون نے بھی کہا ہو وہ تو حضرت موسی کی شریعت پر عمل کرنیوالے تھے اور مماثلت کا سلسلہ چاہتا ہے کہ کوئی اور ہی آوے وہ نہ آوین مماثلت کے یہ معنی نہین ہین کہ بالکل اس کا عین ہو جیسے کیسکو شیر کہین تو اب اس کے لئے دم تجویز کرین اور پھر گوشت کا کھانا بھی۔ مماثلت مین صرف بعض پہلوؤن مین تشابہ ہوتا ہے جیسے آنحضرۃ کو مثیل موسی کہا کہ جیسے موسی نے اپنی قوم کو فرعون سے چھڑایا آنحضرت نے بھی اپنی قوم کو طاغوت اور بتون سے رہائی دلوائی مشابہت مین ہو بہو عین نہین ہوتا ورنہ وہ تو پھر حقیقت ہوگی نہ کہ مشابہت۔

+ خدا کے کلام مین استعارات ہوا کرتے ہین مثلاً کسی کو کہا جاوے کہ اس نے ایک ایک رکابی چاولون کی کہائی تو اوس کے یہ معنے نہ ہون گے کہ وہ رکابی کے بھی ٹکڑے کر کے کھا گیا۔

عرب صاحب نے ادہر ادہر غیر آبادی کو دیکھکر عرض کی کہ یہ صرف حضور ہی کا دم ہے کہ جس کی خاطر اس قدر انبوہ ہے ورنہ اس غیر آباد جگہ مین کون اور کب آتا۔ فرمایا کہ اس کی مثال مکہ کی ہے کہ وہان بھی عرب لوگ دور دراز جگہون سے جاکر مال وغیرہ لاتے ہین اور وہان بیٹھکر کہاتے ہین اسی کی طرف اشارہ ہے اس سورۃ مین لایلاف قریش ایلافہم +

ایک اعتراض کا جواب لوگون کے اس اعتراض پر کہ جو شخص لاوارث مرجاتا ہے اوس کے وارث میرزا صاحب ہوجاتے ہین اور اس طرح سے بہت ملک املاک جمع کرتے جاتے ہین فرمایا کہ والد صاحب ایسے دنیاوی کامون مین مجھے مامور کردیا کرتے تھے اور ان کی حکم اور رضا مندی کے لئے اکثر مجھے عدالتون وغیرہ مین بھی جانا پڑتا تہا۔ جب سے والد صاحب فوت ہوگئے ہین کیا کسی نے دیکھا ہے کہ ہم نے ان باتون مین سے کوئی حصہ لیا ہے حالانکہ ہمین حق پہنچتا ہے کہ اگر چاہین تو لیوین۔

بین المغرب وعشا حضور نے نماز ادا کر کے مجلس کی۔ اور ایک دو مختلف ذکرون کے میان احمد دین صاحب از گوجرانوالہ نے عرض کی کہ اگر جناب ٹہیک ٹہیک بتر یہان سے روانگی کا فرما دین تو کچھ کہانے پینے کا انتظام کر کے گوجرانوالہ پر حاضر رہون۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمین تو خدا ہی لیجاتا ہے اسی کے حکم سے جاناہے ابھی کیا معلوم کس وقت روانہ ہونا ہے انسان بہت عاجز اور ہیچ ہے خدا ہی کے ساتھ وہ جاتا ہے اور خدا ہی کے ساتھ وہ آتا ہے دیگر احباب نے عرض کی کہ ایک اور صاحب نے راستہ کی خوراک کا انتظام کرلیا ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل مین جو اخلاص ہے اس کا ثواب آپ پالیوینگے کیونکہ اب دعوت آپکی طرف سے تو پیش ہوگئی۔ علالت طبع پر فرمایا کہ اب دو تین دن سیر بند رہے گی کیونکہ آج کل بارشین نہین ہوئین اس لئے راستہ مین خاک بہت اڑتی ہے اور اسی سے مین بیمار بھی ہوگیا تہا ایک صاحب نے کہا کہ چونکہ لوگ حضور کے آگے آگے چلتے ہین اس لئے خاک بہت اڑکر آپ پر پڑتی ہے لیکن اس مجسم رحم انسان نے جواب دیا کہ نہین بارش کے نہ ہونے سے یہ تکلیف ہے (اللہ اللہ کیا رحم اور زور حسن ظن ہے کہ اپنے احباب کو ہرگز ملزم نہین ٹھہراتے)

تصنیفات کے ذکر پر فرمایا کہ خدا تعالی کی عجیب قدرت ہے کہ ہمارے مخالف ہزارون ہی ہین اور ان کے مقابل مین ہماری جماعت بہت قلیل ہے مگر ہماری طرف سے جس قدر تازہ بتازہ کتابین کثرت سے نکل رہی ہین ان کی طرف سے معدودے چند بھی نہین نکلتین۔ اور کوئی نکلتی بھی ہے تو اس مین گالیان ہی ہوتی ہین جو ان کے لئے شرم کی جگہ ہے یہود اور عیسائیون کی نسبت فرمایا کہ ان دونون کی ضدین ہین ایک نے بڑہا دیا ہے ایک نے گھٹا دیا ہے ان کی مثال رافضیون اور خارجیون سے خوب ملتی ہے جیسے یہودی کہ آگے عیسائی نہین ٹھہرتے ایسے ہی خارجی کہ آگے رافضی نہین ٹھہرتا چونکہ طبیعت ناساز تھی اس لئے جلد نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے باجماعت ادا کین اور سیر کے لئے تشریف نہین لے گئے اور سوائے عشاء کے وقت کے اور کوئی مجلس اور ذکر نہیں ہوا

بین المغرب والعشاء نماز مغرب کی روانگی کے بعد جناب شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد اور سید عابد علی شاہ صاحب بدوملی اور ایک اور صاحب نے بیعت کی بعد بیعت کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ

وقت کے لحاظ سے بہت ضروری نصائح

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پر آشوب زمانہ مین جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے وہ تقوی اختیار کرین دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالے کے احکام کی عظمت نہین ہے حقوق اور وصایا کی پرواہ نہین ہے دنیا اور اس کے کامون مین حد سے زیادہ انہماک ہے ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھکر دین کے حصے کو ترک کردیتے ہین اور اللہ تعالے کے حقوق ضائع کردیتے ہین جیسے کہ یہ سب باتین مقدمہ بازیون اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصص مین دیکھی جاتی ہین لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہین نفسانی جذبات کے مقابلہ مین بہت کمزور ہوئے ہوئے ہین اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرات نہین کرتے مگر جب ذرا کمزوری دفع ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہین آج اس زمانہ مین ہر ایک جگہ تلاش کرلو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقوے بالکل اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہین ہے لیکن چونکہ خدا تعالی کو منظور ہے کہ ان کا-

(سچا تقوے اور ایمان) تخم ہر گز ضائع نکرے جبکہ دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آئی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔

وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کے الوہیت کے تقاضا نے ہر گز پسند نکیا کہ یہ میدان خالی رہے اور لوگ ایسے ہی دور رہیں اس لئے اب ان کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقوےٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔

آدمی کئی قسم کے ہیں بعض ایسے کہ بدی کر کے پھر اس پر فخر کرتے ہیں بھلا یہ کونسی صفت ہے کہ جس کے اوپر ناز کیا جاوے واہشر سے اس طرح پرہیز کرنا نیکی میں داخل نہیں ہے اور نہ اس کا نام حقیقی نیکی ہے کیونکہ اس طرح تو جانور بھی سیکھ سکتے ہیں میاں حسین بیگ تاجر ایک شخص تھا اس کے پاس ایک کتا تھا وہ اُسے کہہ جاتا کہ روٹی کو دیکھا رہ تو وہ روٹی کی حفاظت کرتا اسیطرح ایک بلی کو سنا ہے کہ اُسے بھی ایسے ہی سکھایا ہوا تھا جب بعض لوگوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے امتحان کرنا چاہا اور ایک کوٹھڑی کے اندر حلوا دودھ اور گوشت وغیرہ ایسی چیزیں رکھکر جس پر بلی ضرور لالچ کرے اس بلی کو وہاں چھوڑ کر دروازہ کو بند کر دیا کہ دیکھیں اب وہ ان اشیاء میں سے کھاتی ہے کہ نہیں۔ پھر جب ایک دو دن بعد کھول کر دیکھا تو ہر ایک شئے اسی طرح پڑی تھی اور بلی مری ہوئی تھی اور اس نے کسی شئے کو ہلایا تک بھی نہ تھا۔ اس لئے اب شرم کرنی چاہیئے کہ انہوں نے حیوان ہو کر انسان کا حکم ایسا مانا اور یہ انسان ہو کر خدا کے حکم کو نہیں مانتا نفس کو تنبیہ کرنے کے واسطے ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں اور بہت سے فائدہ کے بھی موجود ہیں مگر افسوس اسکے لئے ہے کہ جو کتے جتنا مرتبہ بھی نہیں رکھتا تو بتلاوے کہ پھر وہ خدا سے کیا مانگتا ہے انسان کو تو خدا نے وہ قویٰ عطا کئے ہیں کہ مد کسی مخلوق کو عطا نہیں کئے۔ شر سے پرہیز کرنے میں تو بہائم بھی اس کے شریک ہیں بعض گھوڑوں کو دیکھا ہے کہ چابک آقا کے ہاتھ سے گر پڑی تو منہ سے اٹھا کر اُسے دیتے ہیں اور اس کے کہنے سے لیٹتے ہیں اور بیٹھتے ہیں اور اٹھتے ہیں اور پوری اطاعت کرتے ہیں تو یہ انسان کا فخر نہیں ہو سکتا کہ چند گنے ہوئے گناہ ہاتھ پاؤں وغیرہ دیگر اعضاء کے جو ہیں اُن سے بچا رہے۔ جو لوگ ایسے گناہ کرتے ہیں وہ تو بہائم سیرت ہیں جیسے کتوں بلیوں کا کام ہے کہ ذرا برتن ننگا دیکھا تو منہ ڈال لیا اور کوئی کھانے کی شے ننگی دیکھی تو کھائی تو ایسے انسان کتے بلی کے سے ہی ہوتے ہیں انجام کار پکڑے جاتے ہیں جیلخانوں میں چلتے ہیں جا کر دیکھو تو ایسے سلمانوں سے زندان بھرے ہوئے ہیں

حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است
میتواند شد مسیحا میتواند شد خرے

تو اب یہ موقع ہے اور خدا تعالیٰ کی لہروں کے دن ہیں یعنی جیسے بعض زمانہ خدا کی رحمت کا ہوتا ہے کہ اس میں لوگ قوت پاتے ہیں ایسے ہی یہ وقت ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ بالکل دنیا کے کاروبار چھوڑ دیوے بلکہ ہمارا منشاء یہ ہے کہ حد اعتدال تک کوشش کرے اور دنیا کو اس نیت سے کماوے کہ وہ دین کی خادم ہو مگر یہ ہر گز روا نہیں ہے کہ اس میں ایسا انہماک ہو جاوے کہ دین کا پہلو ہی بھول ہی جاوے نہ روزہ کی خبر ہے نہ نماز کی جیسے کہ آج کل لوگوں کی حالت دیکھی جاتی ہے مثال کے طور پر دلی کا جلسہ ہی اب دیکھ لو کہ جہاں کہتے ہیں ۵ الاکھ آدمی جمع ہوا ہے میرا تصور تو یہی ہے کہ وہ ساری دنیا پرست ہیں حدیث میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ خدا سے نفرت دلانیوالے سلاطین ہی ہیں کیونکہ یہ مثل ایک بڑی دیوی کے ہوتے ہیں جس قدر ان کا قرب زیادہ ہوتا ہے اوتنا ہی قلب سخت ہوتا ہے۔ ہم کسیکو تجارت سے منع نہیں کرتے کہ وہ بالکل ترک کر دیوے مگر یہ کہتے ہیں کہ وہ ذرا سوچیں اور دیکھیں کہ ان کے باپ دادا کہاں ہیں بڑے بڑے عزیز انسان کے ہوا کرتے ہیں اور کس طرح وہ ان کے ہاتھوں میں ہی اٹھ جایا کرتے ہیں اور موت کس طرح آپس میں تفرقہ ڈالدیتی ہے ؎

سال دیگر را کہ میداند حساب۔ تا کجا رفت آنکہ با ما بود پار

اب طاعون کی بلا سر وں پر ہے کہتے ہیں کہ اس کی میعاد ستر برس ہوا کرتی ہے اور اس کے آگے کوئی حیلہ پیش نہیں جاتا سب فضول ہوا کرتے ہیں اور اسی لئے آئی ہے کہ خدا کے وجود کو منوا دیوے سو اس کا وجود برحق ہے اور خدا کی بلا سے سوائے خدا کے کوئی بچا نہیں سکتا سچی تقویٰ اختیار کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جبتک برے گھوڑے کی طرح انسان ہوتا ہے تو تازیانہ کھاتا ہی اور جو خواص لوگ ہیں وہ اشارہ سے چلتے ہیں جیسے سدہا ہوا گھوڑا اشارہ سے چلتا ہے ان کو وحی اور الہام ہوتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ وحی کے معنے اشارہ کے بھی لکھے ہیں۔ مگر جب مار کھانے کا زمانہ گذر جاتا ہے تو پھر وحی کا زمانہ آتا ہے اور یہ بات ضروری ہے کہ یہ مرحلہ سہولت سے طے نہیں ہوتا کیونکہ تقوے ایسی شے نہیں ہے جو کہ مفت میں انسان کو حاصل ہو جاوے بلکہ شیطانی گناہ کا کوئی حصر ہے اسکی مثال ایسی ہوتی ہے جیسی ذرا سی شیرینی رکھدو تو مکھیاں چیونٹیاں اس پر آ جاتی ہیں یہی حال شیطانی گناہوں کا ہے اور اسی سے انسانی کمزوری کا حال معلوم ہوتا ہے اگر خدا چاہتا تو ایسی کمزوری نہ رکھتا مگر خدا تعالیٰ کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا علم ہو کہ ہر ایک طاقت کا سرچشمہ خدا ہی کی ذات ہے کسی نبی یا رسول کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اپنے پاس سے طاقت دے سکے اور یہی طاقت جب خدا کی طرف سے انسان کو ملتی ہے تو اس میں تبدیلی ہوتی ہے اس کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ دعا سے کام لیا جاوے اور نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے کہ جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسیکا نام دعا ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا پس اس کے واسطے پاک صاف ہونا شرط ہے۔۔۔۔ جب تک گندگی انسان میں ہوتی ہے اس وقت تک شیطان اوس سے محبت کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شئے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ آداب کو مد نظر رکھتے ہیں اسی لئے سورہ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کسطرح مانگا جاوے اور اس میں دکھایا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا الرحمن یعنی بلا مانگے اور سوال کئے کے دینیوالا اور الرحیم یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا ہے مالک یوم الدین جزا سزا اوسی کے ہاتھ میں ہے چاہے رکھے چاہے مارے اور جزا و سزا آخرۃ کی بھی ہے اور اس دنیا کی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اُسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ رب ہے رحمان ہے رحیم ہے اب تک اُسے غائب مانتا چلا آ رہا ہے اور پھر اُسکے حاضر ناضر جانکر پکارتا ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے پھر آگے صراط الذین انعمت علیھم یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا اور وہ وہی الصراط المستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام

مرتب ہوتے ہیں پھر **غیر المغضوب علیہم** نہ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا غضب ہوا اور **والضالین** اور نہ ان کی جو دور جا پڑے ہیں

اھدنا الصراط المستقیم سے کل دنیا اور دین کے کاموں کی راہ مراد ہے مثلاً ایک طبیب جب کسی کا علاج کرتا ہے تو جب تک اسے ایک صراط مستقیم ہاتھ نہ آوے علاج نہیں کرسکتا اسیطرح تمام وکیلوں اور ہر پیشہ اور علم کی ایک صراط مستقیم ہے کہ جب وہ ہاتھ آجاتی ہے تو پھر کام آسانی سے ہوجاتا ہے

اس مقام پر ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ انبیاء کو اس دعا کی کیوں ضرورت تھی وہ تو پہلے ہی سے صراط مستقیم پر ہوتے ہیں۔ **تلمیذ الرحمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام** نے فرمایا کہ وہ یہ دعا ترقی مراتب اور درجات کے لئے طلب کرتے ہیں بلکہ یہ **اھدنا الصراط المستقیم** تو آخرۃ میں مومن بھی مانگینگے کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہیں ہے اسیطرح اسکے پاس درجات اور مراتب کی ترقی کی بھی کوئی حد نہیں ہے -

(پھر اصل مضمون تقویٰ پر فرمایا) کہ متقی بننے کیواسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا چوری تلف حقوق - ریا عجب - حقارت - بخل - کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرکے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے (اس کے لئے حضرت اقدس کی تصنیف اسلام کی فلاسفی اور کشتی نوح مطالعہ کرنی چاہیئے -) لوگوں سے مروت خوش خلقی - ہمدردی سے پیش آوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا وفا اور صدق دکھلاوے - خدمات کے مقام محمود تلاش کرے - ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہو تو اسے متقی نہ کہینگے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اسمیں نہ ہوں) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے **لاخوف علیہم ولاہم یحزنون** ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہوجاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے **وھو یتولی الصالحین** حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہوجاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں ان کی آنکھ ہوجاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں ان کے کان ہوجاتا ہے جس سے وہ سنتے ہیں ان کے پاؤں ہوجاتا ہے جس سے وہ چلتے ہیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے طیار رہو اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی بچہ اوس کا چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے

خدا کی رحمت کے سرچشمہ سے فائدہ اٹھانے کا اصل قاعدہ یہی ہے (جیسے کہ اوپر ذکر ہوا) اور خدا تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جیسے اوس انسان کا قدم بڑھتا ہو ویسے ہی پھر خدا کا قدم بڑھتا ہے خدا تعالیٰ کی خاص رحمتیں ہر ایک کے ساتھ نہیں ہوتیں اور اسی لئے جن پر یہ ہوتی ہیں ان کے لئے وہ نشان بولی جاتی ہیں (اس کی نظیر دیکھلو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کے دشمنوں نے کیا کیا کوششیں آپکی ناکامیابی کے واسطے کیں مگر ایک پیش نہ گئی حتی کہ قتل کے منصوبے کئے مگر آخر ناکامیاب ہی ہوئے) خدا تعالیٰ یہ تجویز پیش کرتا ہے (اس خاص رحمت کے حصول کیواسطے جو اخلاق وغیرہ حاصل کئے جاویں تو) ان امروں کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جاوے نہ کہ ہمارے سامنے اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھیں اور اس کے لئے نماز سے بڑھکر اور کوئی شے نہیں ہے کیونکہ روزہ تو ایک سال کے بعد آتے ہیں اور زکوۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی کو) پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نکریں اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کرلیوے اسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اسی سیکنڈ میں - کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرایا ہے جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے کہ اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہوں - اگر اسے مہر آجاوے تو ابھی دیدیوے بڑی تضرع سے دعا کرے ناامید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اگر اسطرح کرے تو (اوس راحت کو) جلدی دیکھ لیگا اور خدا تعالیٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہونگے اور خود خدا بھی ملے گا تو یہ طریق ہے جس کاربند ہونا چاہیئے مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نکرے اور ناخلف ہو تو باپ کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی تو خدا کو کیوں ہو

ایک صاحب نے عرض کی کہ بلعم باعور کی دعا کیوں قبول ہوئی تھی فرمایا وہ ابتلا تھا دعا نہ تھی آخر وہ مارا ہی گیا دعا وہ ہوتی ہے جو کہ خدا کے پیار سے کرتے ہیں ورنہ یوں تو خدا تعالیٰ ہندوؤں کی بھی سنتا ہے اور بعض ان کی مرادیں پوری ہو جاتی ہیں مگر ان کا نام ابتلا ہے دعا نہیں ہے - مثلاً اگر خدا سے کوئی روٹی مانگے تو کیا نہ دیگا اس کا وعدہ ہے **ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا** کتے بلی بھی تو اکثر پیٹ پالتے ہیں اور کیڑوں مکوڑوں کو بھی رزق ملتا ہے مگر **اصطفینا** کا لفظ خاص مومنوں کے لئے ہے یہاں تک تقریر حضرت اقدس نے مبائعین کیواسطے کی جنمیں سے ایک تو شیخ نور احمد پلیڈر اور دوسرے عابد علی شاہ صاحب بدوملی تھے -

اس کے بعد حضور الا نے پھر ابوسعید عرب صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ نے جو ثبوت مسیحیت کے دعوے کے بارے میں پوچھا تھا یہ بہت ضروری بات تھی اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیئے اگر آپ سے کوئی ان ممالک (ملک برہما) میں پوچھے کہ ہماری صداقت کا کیا ثبوت ہے تو مختصر طور پر یہی جواب دینا چاہیئے کہ وہی ثبوت ہے جو کہ موسیٰ اور عیسیٰ **علیہ السلام** اور آنحضرت صلعم کے سچے ہونے کا ہے تمام انبیاء کی **صداقت** کے دو ہی ثبوت ہوتے ہیں - اول کتب **سابقین** میں ان کا ذکر مگر وہ استعارہ کے رنگ میں ضرور ہوتا ہے اور اس میں ایک پہلو ٹھوکر کا بھی ہوتا ہے - جیسے یہود کو دھوکا لگا ہے کہ آنحضرت کو تو بنی اسرائیل میں سے آنا چاہیئے تھا بنی اسمعیل میں سے کیوں ہوئے اور پھر اسیطرح مسیح کے وقت الیاس کی منتظر رہی ان معاملوں میں ابتک جھگڑتے ہیں اور یہ سب ان کی بکواس ہے اسیطرح ہمارا ذکر کتب سابقین میں ہے اگر کوئی ہم سے بھی اسیطرح بکواس سے جھگڑا کرے تو وہ انہی میں سے ہوگا - دوسرا ثبوت نشانات ہیں جس سے بہت صفائی سے استنباط ہوتا ہے وہی ثبوت ہمارے ساتھ بھی ہے اور جس قاعدہ سے خدا تعالیٰ نے یہ نشانات دکھلائے ہیں اگر اوسیطرح شمار کریں تو یہ ۲۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہوجاتے ہیں کیونکہ **یاتون من کل فج عمیق** اور **یاتیک من کل فج عمیق** کی تحت میں آکر ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آتا ہے اور ہر ایک ہدیہ اور نذر جو پیش ہوتی ہے ایک ایک نشان الگ الگ ہے مگر ہم نے صرف نشان ۱۵۰ نزول مسیح میں درج کئے ہیں جنکے ہزارہا گواہ موجود ہیں - پھر دیکھو کہ یہ کس وقت کی خبر ہے قرآن کی

نصوص۔ حدیث کی اخبار اور مکاشفات اور رویاء وغیرہ سب ہماری تائید مین ہے پھر اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے نشانات پھر زمانہ کی موجودہ ضرورت یہ سب ثبوت پیش کرنے کے قابل ہین

اس وقت خدا کا منشا ہے کہ لوگون کو غلطیون سے نکالے اور تقوے پر قائم کرے خدا تعالےٰ جس جس کو چاہے گا بلاتا جاویگا یہ اس کی طرف سے ایک دعوت ہے جو بلایا جاتا ہے اُسے فرشتے کھینچ کھینچ کرکے لاتے ہین ✤

۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا ادا کین جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد نماز جمعہ ایک شخص نے بیعت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد جو مجلس حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے آج باین وجہ نہ ہوئی کہ حضور کا منشا تھا کہ جو کتاب زیر تصنیف ہے وہ بہت جلد ختم ہوجاوے اور بوجہ علالت طبع سیر بھی ملتوی رہی۔

فجر کی نماز کے بعد آپنے وہ الہام اور وحی سنائے جو کہ البدر نمبر ۱۲ مین شائع ہوچکے ہین ✤

مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی ڈائری عصر سے عشا تک البدر صفحہ ۹۳ جلد ۱ پر شائع ہوچکی ہے فجر اور ظہر کی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا ✤

مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

فجر سے لیکر ظہر تک کے حالات البدر جلد ۱ صفحہ ۹۳ پر شائع ہوچکے ہین کتاب مواہب الرحمٰن کی تصنیف کے شغل کی کثرت اور علالت طبع کی وجہ سے حضرۃ اقدس نے ظہر و عصر کی نمازین باجماعت جمع کرکے ادا کین اور اسی وجہ سے آپ مغرب وعشاء کی نماز مین شامل نہ ہو سکے ✤

مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی مجلس سوائے ظہر کے وقت کے نہ ہوئی

ظہر — اس وقت ایک شخص نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میرے پاس کچھ زمین ہے مگر ایک عرصہ سے اس کی آبادی کی کوشش کرتا ہون لیکن کوئی کامیابی نہین ہوتی اس لئے اب ارادہ ہے کہ اسے خدا کے نام پر احمدیہ مشن کی خدمت مین وقف کردون شاید اللہ تعالےٰ اس مین آبادی کردیوے اور وہ دین کی راہ مین کام آوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کی نیت کا ثواب تو خدا تعالیٰ آپ کو دیگا لیکن آپ خود وہان جاکر آبادی کرین اور اخراجات کاشت وغیرہ نکالکر پھر جو کچھ اوسمین سے بچا کرے وہ اللہ کے نام پر اس سلسلہ مین دیا کرین۔

مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز سہ شنبہ

فجر — اس وقت حضرۃ اقدس نے نماز سے قبل تھوڑی دیر مجلس کی ایک صاحب بابو علی بخش صاحب نے بیعت کی تجدید کی۔

ابوسعید عرب صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ چونکہ جناب نے جمعرات کو روانہ ہونا ہے اور آدمی زیادہ ہونگے اس لئے ریلوے کے کمرون کو ریزرو کروا لینے سے آرام ہوگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہان یہ امر مناسب ہے تاکہ تکلیف نہ ہو۔ عرب صاحب نے تجویز کی کہ سیکنڈ کلاس کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ اگر کسی مقام پر کوئی اور احباب ملنے آوین یا ہمراہ بیٹھین تو وہ بیٹھ نہ سکینگے اور بعض وقت کوئی انگریز صاحب بھی آجاوین تو ان کو روکا نہین جاتا۔ اللہ اللہ خدا کے برگزیدون کو دنیاوی کاروبار سے کس قدر بے خبری ہوتی ہے فرمایا ہم تو اس گاڑی مین بیٹھینگے جس مین پاخانہ ہو۔ عرب صاحب نے کہا کہ حضور سیکنڈ کلاس مین بھی جائے ضرور ہوتا ہے اور چونکہ آپ بڑے آدمی ہین اور ایک فرقہ کے لیڈر ہین جناب کو ضرور فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس مین بیٹھنا چاہیئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ جانے دو ہمین تو اوس پاخانہ والی گاڑی (انٹر میڈیٹ) مین بیٹھنے کی عادت ہے

خاکسار ایڈیٹر نے مولوی جمال الدین صاحب سید والہ کی طرف سے عرض کی کہ ایک حافظ نے ان کو بلاکر بہت ناجائز دھمکیان دی ہین اور کچھ آدمی جو بیعت مین داخل تھے ان کو بہکاکر بیعت سے توبہ کروائی ہے مولوی صاحب نے درخواست کی ہے کہ دعا کی جاوے کہ خدا ان کو نیچا دکھاوے

فرمایا کہ مرتد ہونا یہ بھی ایک سنت اللہ ہے موسیٰؑ کے وقت مین بھی مرتد ہوئے آنحضرت کے وقت بھی مرتد ہوئے اور عیسیٰؑ کے وقت کا تو ارتداد ہی عجیب تھا خدا کا وعدہ ہے کہ اگر ایک جائے گا تو وہ اس کے بدلے مین ایک جماعت دیدیگا ✤

چونکہ آج کل راتدن ایک عربی کتاب برائے تبلیغ زیر طبع ہے اور اس کے پروف وغیرہ دیکھے جاتے ہین صرف اس لئے کمال احتیاط سے کام لیا جاتا ہے کہ فرقہ مولویوں نے اب ہر ایک قسم کی بددیانتی غلط بیانی کو حضرت میرزا صاحب کے مقابلے مین جائز رکھا ہوا ہے۔ پروف کی صحت پر فرمایا کہ ان لوگون کو کیا علم ہے کہ ہم کسطرح ...... راتون کو کام کرکر کے کتابین چھپواتے ہین اور پھر اگر پیسمین کی ذراسی غلطی رہ جاوے تو ان لوگون کو اعتراض کا موقع ملجاتا ہے حالانکہ خود محمد حسین نے میرے سامنے ایک دفعہ اشاعت السنہ کی چھپوائی پر اعتراف کیا کہ ایسی غلطیان ہوجاتی ہین۔ لیکن اب ان لوگون کی حالت مسخ شدہ ہے کہان سے کہان تک نوبت پہنچ گئی ہے۔

ظہر وعصر — دونون نمازین بوجہ علالت طبع و کثرت کار جمع کیگئین۔ اور قبل از نماز حضرت اقدس نے سید فضل شاہ صاحب کو یہ کہا کہ آپکا کمرہ بہت تاریک رہتا ہے اور اس مین نم بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے آج کل وبائی دن ہین رعایت اسباب کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہان آگ وغیرہ جلاکر مکان گرم کرلیا کرین

مغرب — اس وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کتاب زیر طبع کی نسبت فرمایا کہ امید ہے کہ یہ معجزہ کیطرح پھرے گی۔ اور دلون مین داخل ہوگی اول اور آخر کے سب مسائل اس مین آگئے ہین خدا کی قدرت ہے۔ دیر کا باعث ایک یہ ہوجاتا ہے کہ لغات جو دل مین آتے ہین۔ پھر ان کو کتب لغت مین دیکھنا پڑتا ہے۔ میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے جب محمد علی صاحب لکھنے ہونگے تو ان کا بھی ایسا ہی حال ہوگا کیونکہ وہ بھی ہماری تائید مین ہی ہے۔ رات آدھی رات جب تک مضمون ختم نہ ہولے جاگتا رہون گا اس واسطے حضرت اقدس نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عشا — کوئی بات قابل ذکر نہین ہوئی اور نماز ادا کرکے حضرت اقدس دولت سرا مین تشریف لے گئے ✤

درس قرآن مجید

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اولٰئک علی ھدًی من ربھم و اولٰئک ھم المفلحون

یہی لوگ (جنکا اوپر ذکر ہوا) اپنے رب سے ہدایت پر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو مظفر و منصور ہونگے۔

اس سے سابقہ آیات میں متقی کی تعریف اور معنے بیان کرکے اب اللہ تعالےٰ نے بطور نتیجہ کے بتلا دیا کہ متقیوں کے لئے اس کتاب سے ہدایت پر ہونے کے یہ معنے ہیں کہ جب انسان ایمان بالغیب رکھکر اور حقوق الٰہی اور حقوق العباد کو کما حقہٗ ادا کرکے اور خدا تعالےٰ کے کلیم ہونے پر ایمان لاکر اپنے اعمال کے نتائج اور ثمرات پر کامل یقین رکھتا ہے تو پھر ایک حجاب دور ہوکر اس کو کامیابی نصیب ہوتی ہے اور متقی کے ہدایت پر ہونے کی یہ ایک دلیل بیان فرمائی ہے کہ اگر وہ کامیاب ہوجاویں تو پھر ان کی کامیابی ان کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے۔ دعویٰ کرکے دشمن پر ایک خاص غلبہ پانا ایک خاص نشان صداقت کا ہوتا ہے آنحضرت اور آپ کی جماعت کو دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کس قدر احسان ہے۔ اور کیسا شکر کا مقام ہے کہ ہم لوگوں کو اب ان باتوں کو سماعی طور پر ہی نہیں ماننا پڑتا ہے بلکہ خدا کے کرم و فضل سے ایک علی ھدی اور مفلح وجود ہمارے زمانہ میں موجود ہے اور وہ ہر بائیس سال سے جو کامیابی وہ دشمنوں پر حاصل کر رہا ہے وہ اس کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے اور یہی وہ منہاج نبوت ہے جسکو وہ دکھلاتا ہے اور بدبخت نادان دشمن نہیں دیکھتے۔

(اگر ہمارے ناظرین اس وقت اپنے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کو مد نظر رکھکر پھر قرآن کا مطالعہ کریں تو ایک ایک آیت کی زندہ نظیر اور چشم دید مشاہدہ ان کو اس زمانہ میں نظر آجاویگا اور معلوم ہوگا کہ قرآن کی ایک ایک آیت نازل ہو رہی ہے+)

کامیابی یعنی امن آرام اور سکھ کی زندگی کے اسباب اور اس کے اصول اس میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرما کر آگے مغضوب علیھم گروہ کے حالات بیان کئے ہیں

ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون + بیشک وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور تیرے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا وہ مومن نہ بنینگے **کفروا** - یعنی اپنے اختیار سے کفر کیا - کفر کے معنے انکار - حق کو چھپانا - ڈھانک دینا - اور یہ سب باتیں انسان کے اختیار میں ہیں جسطرح سے ادویات میں خواص اور تاثیرات ہیں کہ جو انکو استعمال کرتا ہے وہ اس پر ضرور موثر ہوتا ہے اسیطرح سے انسانی اعمال کی بھی تاثیرات ہیں جو اثر کرتا ہے اور وہ اثر اوس کی ایمانی حالت میں ایک کیفیت پیدا کرتا ہے اور جسطرح سے کہ ایک طبیب اغذیہ اور ادویہ کے خواص سے واقف انسانوں کو مفید اور مضر اشیاء کا علم بتلاتا ہے اور جو اس کی بتلائی ہوئی بات پر یقین کرکے عمل کرتے ہیں وہ سکھ اور امن سے رہتے ہیں اور جو نہیں عمل کرتے بلکہ اوس کے علم کو غیر ضروری خیال کرکے اپنی ضد اور ہٹ پر رہتے ہیں وہ دکھ میں ہو گئے ہیں اسیطرح انبیاء کو انسانی اعمال اور افعال اور اقوال کے خواص کا علم ہوتا ہے وہ ایسے وقت میں آتے ہیں جبکہ انسان بستر بیماری پر ہوتے ہیں یعنی ایک معالج کے حکم میں انکے پاس آتے ہیں جو لوگ اس کی باتوں کا انکار کرتے ہیں اور جن مضر باتوں سے وہ روکتا ہے اس سے نہیں رکتے بلکہ اس کی ضرورت کو ہی محسوس نہیں کرتے وہ ضرور دکھ پاتے ہیں۔ یہی بلا اب اس زمانہ میں بھی لوگوں کو لاحق حال ہے کہ ایک نذیر کے وجود اور عدم وجود کو برابر خیال کر رہے ہیں اس آیت میں خدا تعالےٰ نے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ انہوں نے ایمان بالغیب سے کام نہ لیا اور کفر کیا اور آخرت یعنی نتائج اعمال پر جو یقین چاہئے تھا اس کے نہ ہونے سے ایک ماموّر کے ڈرانے اور نہ ڈرانے کو برابر جانا یعنی اس کی ضرورت نہ سمجھی نتیجہ اس سے یہ نکلا کہ جب خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کی قدر نہیں کی جاتی اور ایک شئے کے ہونے اور نہ ہونے کو یکساں سمجھا جاتا ہے تو وہ ایمان جس پر بڑے بڑے علوم حقہ کا مدار ہوتا ہے اسے نصیب نہیں ہوتا جیسے کہ اس سے پیشتر کسی حصہ درس قرآن میں ذکر ہوا ہے کہ اگر ایک شخص اوستاد کے بتلانے پر الف کو الف اور ب کو ب نہ مانے تو پھر وہ تحصیل علوم سے محروم رہیگا اسیطرح جب ایک شخص عربی یا انگریزی زبان کے سیکھنے اور نہ سیکھنے کو برابر خیال کرے تو وہ ان دونوں زبانوں سے کیا فائدہ حاصل کریگا - کچھ بھی نہیں اسیطرح سے جو لوگ خدا کے ماموروں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کی ہدایتوں پر عمل درآمد نہیں کرتے وہ دولت ایمان سے بے نصیب رہتے ہیں - ایمان اس وقت نصیب ہوتا ہے جبکہ انذار کو ترجیح دیوے اور یہ بھی انسان کا اختیاری امر ہے کیونکہ ایمان لانے اور کفر کرنے میں خدا نے کسی کو مجبور نہیں کیا بلکہ فرمایا **انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا** - یعنی ہم نے اوسے راستہ دکھا دیا ہے - اب وہ خواہ شاکر ہو خواہ کافر - بلکہ ایک جگہ فرمایا ہے **ولو شاء اللہ لجعل الناس علی ھدًی** یعنی خدا نے اگر جبر کرنا ہوتا تو ہدایت کے واسطے کرتا کہ سب کے سب مومن ہوجاتے +

اللہ لعلم للساعۃ پ ۲۵ ع ۱۱

حضرت حکیم نور الدین صاحب کے آگے اکثر احمدی بھائی بعض مولویوں کی طرف سے یہ سوال پیش کیا کرتے ہیں کہ چونکہ ابن مریم قیامت کی نشانی ہیں یا علامت اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور قریب قیامت آویں گے اس کا جواب جو حکیم صاحب دیا کرتے ہیں اسے فائدہ عام کی خاطر یہاں درج کرتے ہیں

اول - یہاں لفظ علم کا بہ عین مکسور ہے جس کے معنے یہ لوگ علامت یا نشانی کہتے ہیں حالانکہ وہ لفظ جس کے معنے علامت یا نشانی ہے عَلَم بہ عین مفتوح ہے سو اول تو ان کی خاطر لغت کو محرف مبدل کیا جاوے تو ان کے معنے تسلیم کئے جاویں

دوم - یہاں لفظ ساعت کا ہے جس کے معنے قیامت کے کئے جاتے ہیں حالانکہ یہ لفظ عذاب اور گھڑی یعنی وقت کے معنوں پر آتا ہے اور قیامت صغرا یعنی ایک قوم کی موت یا تباہی پر بھی استعمال ہوتا ہے کوئی خصوصیت اسے قیامت کبراء سے نہیں اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ لہٗ کی ضمیر ابن مریم کیطرف ہو تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ ابن مریم کے ذریعہ اوس عذاب کی گھڑی کا علم حاصل ہوتا ہے جو کہ یہودیوں پر آتا ہے - چنانچہ ابن مریم کے بعد یہودی طیطوس رومی کے ہاتھوں سخت تباہ و برباد ہوئے

سوم - یہاں ابن مریم کو ساعت کا علم کہا گیا ہے اور اسی سورۃ کے اگلے رکوع ۱۳ میں لکھا ہے **عندہٗ علم الساعۃ و الیہ ترجعون** یعنی ساعت کا علم خدا کے پاس ہے اور تم نے اسی کے پاس جانا ہے تو جب ساعت کا علم خدا کے پاس ہوا تو جو شے ساعت کا علم ہوگی وہ خدا کے پاس ہوگی پس اگر ابن مریم ساعت کا علم ہے تو اسے خدا کے پاس ہونا چاہئے مگر کسطرح جیسے کہ ہم نے بھی خدا کے پاس ہونا ہے اسیطرح دیکھو یہاں بھی لفظ **ترجعون** کا ہے اور ہماری نسبت بھی ہے **انا للہ و انا الیہ راجعون** تو گویا جیسے ہم نے خدا کے پاس جانا ہے ویسے ہی مسیح بھی خدا کے پاس ہیں اور اس سے وفات ثابت ہوئی -

چہارم اس سورت میں جیسے لہٗ یہاں آیا ہے ویسے ہی اور جگہ بھی آیا ہے اور وہاں اکثر جگہ قرآن شریف مراد ہے تو یہ معنے ہوئے کہ قرآن شریف قیامت کی بات کا خوب علم بتاتا ہے اور یہ بالکل سچ ہے -

تازہ حالات

۵ فروری کی ڈائری سے ایک حصہ

آج کل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کی شرک بدعت اور خرابیان پیدا ہوگئی ہین بیعت کے وقت جو اقرار کیا گیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا یہ اقرار خدا کے ساتھ اقرار ہے اب چاہیئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہو ورنہ سمجھو کہ بیعت نہین کی اور اگر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ دین دنیا مین برکت دیگا - اپنے اللہ کے منشاء کے موافق پوری پوری تقویٰ اختیار کرو - زمانہ نازک ہے - قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لیگا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کریگا دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھاوے تو اس کی بھوک نہین جاتی اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھا لیوے تو کیا وہ بھوک سے نجات پائیگا ہرگز نہین اور اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق مین ڈالے تو وہ قطرہ اُسے ہرگز بچا نہ سکے گا بلکہ باوجود اس قطرے کے وہ مریگا حفظ جان کے واسطے وہ قدر محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے - جب تک نہ کھاوے اور نہ پیوے نہین بچ سکتا - یہی حال انسان کی دینداری کا ہے جب تک اوس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو بچ نہین سکتا - دینداری تقویٰ ہے - خدا کے احکام کی اطاعت کو اوس حد تک کرنا چاہیئے جیسے روٹی اور پانی کو اوس حد تک کھاتے اور پیتے ہین جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے +

خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کی بعض باتون کو نہ ماننا اس کی سب باتون کو ہی چھوڑ دینا ہوتا ہے اگر ایک حصہ شیطان کا ہو اور ایک خدا کا تو خدا کہتا ہے کہ سب ہی شیطان کا ہے اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہین کرتا - یہ سلسلہ اوس کا اوسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی مین ہے - جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر باہر پھینکدیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہونچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ مین ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہوگی -

جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہو بیعت کچھ چیز نہین ہے جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتین لسان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا اسی طرح معاملہ خدا کا ہے وہ سب غیرتمندون سے زیادہ غیرتمند ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو - پھر ادہر اس کے دشمنون کی بھی اطاعت کرو اس کا نام تو نفاق ہے انسان کو چاہیئے کہ اس مرحلہ مین زید و بکر کی پرواہ نہ کرے مرتے دم تک اوس پر قائم رہو

بدی کی دو قسمین ہین ایک خدا کے ساتھ شرک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا - اس کی عبادت اور اطاعت مین کسل کرنا - دوسری یہ کہ اوس کے بندون پر شفقت نہ کرنی اون کے حقوق ادا نکرنے - اب چاہیئے کہ دونون قسمون .... کی خرابی نکرو - خدا کی اطاعت پر قائم رہو - جو عہد تم نے بیعت مین کیا ہے اوس پر قائم رہو خدا کے بندون کو تکلیف نہ دو - قرآن کو بہت غور سے پڑہو - اوس پر عمل کرو - ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتون اور مشرکانہ مجلسون سے بچو - پانچون وقت نماز کو قائم رکھو غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹالدو بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے بغض حسد سے پاک کرو - یہ باتین ہین جو خدا تم سے چاہتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی آتے رہو جب تک خدا نہ چاہے کوئی آدمی بھی نہین چاہتا نیکی کی توفیق وہی دیتا ہے - دو عمل ضرور خیال رکھو ایک دعا دوسرے ہم سے ملتے رہنا - تاکہ تعلق بڑہے اور ہماری دعا کا اثر ہو -

ابتلاء سے کوئی خالی نہین رہتا جب سے یہ سلسلہ انبیاء اور رسل کا چلا آرہا ہے جس نے حق کو قبول کیا ہے اوس کی ضرور آزمائش ہوتی ہے اسیطرح یہ جماعت بھی خالی نہ رہے گی گرد و نواح کے مولوی کوشش کرینگے کہ تم اس راہ سے ہٹ جاؤ تم کو کفر کے فتوے دیوینگے لیکن یہ سب کچھ پہلے ہی سے اسیطرح ہوتا چلا آیا ہے لیکن اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے جوانمردی سے اس کا مقابلہ کرو -

بیعت کنندگان نے منکرین کے ساتھ نماز پڑھنے کو پوچھا - حضرتؑ نے فرمایا کہ ان لوگون کے ساتھ ہرگز نہ پڑہو - اکیلے پڑھ لو جو ایک ہوگا وہ جلد دیکھیگا کہ ایک اور اس کے ساتھ ہوگیا ہے ثابت قدمی دکھاؤ ثابت قدمی مین ایک کشش ہوتی ہے اگر کوئی جماعت کا ہو جو ہمین زبان سے برا نہین کہتا وہ عملی طور سے کہتا ہے کہ حق کو قبول نہین کرتا ہان ہر ایک کو سمجھاتے رہو خدا کسی نہ کسی کو ضرور کھینچ لیویگا - جو شخص نیک نظر آوے سلام وعلیک اس سے رکھو لیکن اگر وہ شرارت کرے تو پھر یہ بھی ترک کر دو (نماز باجماعت مین ایک دوسرے انسان کیساتھ

ص تو نماز اکیلے پڑہو مگر جو اس سلسلہ مین نہین اس کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو ہرگز نہ پڑہو +

چند منٹ کا تعلق ہوتا ہے جو فوراً مسجد کے باہر آتے ہی ٹوٹ جاتا ہے خدا کا مامور اس کو پسند نہین کرتا تعجب ان لوگون پر جو بیعت کے بعد اپنی دامادی مین ایسون کو دیتے ہین جنکا تعلق اول تو دین دوسرے اس سلسلہ سے بالکل نہین (ایڈیٹر)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپ خبرین اور غیر ممالک مین اس سلسلہ کا اثر

ہمارے ناظرین کو اس بات کا علم ہوگا کہ شاید تین ماہ کا عرصہ گذرا کہ حضرت امام حجۃ اللہ علی الارض کیطرف سے ایک رسالہ انگریزی مضمون بعنوان دو اہل اسلام کی تباہی کی نسبت ڈاکٹر ڈوئی کی ایک پیشگوئی کا جواب بلاد امریکہ و یورپ مین شائع ہوا تھا جس مین حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسٹر ڈوئی کو لکھا تھا کہ بجائے اس کے کہ آپ تمام اہل اسلام کو تباہی کی دہمکی دیوین میرے مقابلہ پر آوین اور اپنی صداقت کا ثبوت اس طرح سے دیوین کہ جو ہم مین سے کاذب ہے وہ پہلے مر جاوے - نیز اس مین مسیح ؑ کی قبر کا نقشہ اور اپنی تصویر بھی دی تھی اور لکھا تھا کہ مسٹر ڈوئی تو علیؑ کو تمام دنیا کا خدا مانتا ہے حالانکہ مین اوسے پیغمبر اور ایک عاجز انسان مانتا ہون - اگر ڈوئی کو مسیح کی الوہیت کا یقین ہے تو مجوزہ دعا مباہلہ کو ایک ہزار اشخاص کے دستخط کے ساتھ شائع کر دے جب میرے پاس وہ اشتہار پہونچیگا تو اسیطرح ایک ہزار اشخاص کی دستخط کے ساتھ مین بھی دعائے مباہلہ شائع کر دون گا اور حق واضح ہو جاویگا

اس رسالہ کی اشاعت پر آسٹریلیا سے بلبرن کا ایک اخبار لیسر بیٹر ذیل کے ریمارک دیتا ہے -

مسٹر ڈوئی اس قابل نہین ہے کہ مصنف رسالہ کا مقابلہ کر سکے - مسیح علیہ السلام کی قبر کے واقعہ سے بہت دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس سے پیشتر ہمکو علم نہ تھا کہ مسیح ہندوستان مین آیا اور وہان فوت ہوا - لیکن اس بات کو تسلیم کر نیسے کہ مسیح مردہ سے زندہ ہو کر آسمان پر گیا حالانکہ آسمان کا وجود ثابت نہین اس کے کشمیر مین دفن ہونے کا واقعہ بہت قابل تسلیم ہے اور ہمین امید ہے کہ یہ قبر ایسی ہی اصلی اور تحقیق شدہ ہوگی جیسی کہ ملپٹائن مین ہو سکتی بھی اور جسطرح سے عیسائی لوگ ان باتون کو ثابت کر سکتے ہین جو کہ وہ مسیح کی نسبت اقرار کرتے ہین اسی طرح

مصنف رسالہ بھی تواریخی اور منطقی طریق سے مسیح کے اسی انجام کو ثابت کرسکتا ہے جس کا اس نے اظہار کیا ہے اور ہمکو سب سے بڑھکر خوشی یہ ہے کہ یہ گستاخ اور جنڈال پادری جن انجیلوں کی ہندوستان میں اشاعت کررہے ہیں حالانکہ خود ان کا انپر ایمان نہیں ہے ہندو اور مسلمان بڑے جوش کے ساتھ ان کا مقابلہ کررہے ہیں اور اگرچہ ہمارا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے تاہم ہماری تبری آرزو ہے کہ مصنف رسالہ کو عیسائیوں کے مقابلے کا میابی اور فتح ہو کیونکہ اس عیسوئیت سے بڑھکر کوئی دوسرا مذہب جھوٹا اور برائیوں اور آفتوں سے بھرا ہوا نہیں ہوسکتا

اسیطرح حضرۃ اقدس نے مسٹر گیٹ مدعی مسیح انگلینڈ کیطرف ایک اشتہار مباہلہ کے رنگ میں روانہ کیا تھا جس کی اشاعت ہندوستان سے باہر صرف یورپ اور امریکہ کے بلاد کے لئے تھی اوس پر ولایتی اخبار فری تھنکر لکھتا ہے کہ مسٹر پگٹ کا ایک سخت حریف ہندوستان میں ہے اسکا سرکلر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اسکے مصنف میرزا غلام احمد صاحب ایک عظیم الشان خاص و عام کو دیتے ہیں اور چونکہ اون کے نام کے ساتھ اور بھی چند ایک نام ملے ہوئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچے مسیح ہیں جو کہ علیسیٰ کی روحانیت اور صفات لیکر آئے ہیں ایک لاکھ سے زیادہ ان کے پیرو ہیں اور ان کی قناعت کی بنیاد ان نشانوں اور خوارق عادات پر ہے وہ بڑی سختی سے مسٹر پگٹ کو ان کی مقدر تعدیر کی اطلاع دیتے ہیں میرزا غلام احمد صاحب نے اپنی زندگی میں مسٹر پگٹ کی موت کو اپنی صداقت کا معیار ٹھیرایا ہے جسکا ظہور دعا کے ذریعے سے ہونا ہے وہ لکھتے ہیں کہ اگر مسٹر پگٹ سے میں پہلے مر جاؤں تو میں نہ خدا کی طرف سے اور نہ سچا مسیح ہوں۔ ہماری رائے میں ....بیشک یہ ایک عمدہ مقابلہ ہے دو مدعیان مسیحیت کا جھگڑا بھی موت کی دعا سے فیصلہ ہو جانا ایک قابل تعریف مجادلہ ہے اور فریقین سے جسکی دعا کا اثر بذریعہ موت کے ہوگا وہ یقیناً دانا تسلیم ہوگا۔

ایک پادری کی کرتوت

اخبار ہیرالڈ ٹن کے حوالہ سے لبرلیٹر اسٹریلیا بلدین سے لکھتا ہے کہ پولیس کورٹ میں ایک پادری ریورنڈ آرتھر چارج کٹس پر یہ مقدمہ دائر ہے کہ اس نے ایک ۱۲ سالہ لڑکی کانسٹنس رائٹ سے ایک ناجائز اور قابل شرم معاملہ کیا لڑکی اور پادری اور ایک لڑکا باغ میں پھر رہے تھے کہ پادری نے اوس لڑکے کو بہانہ سے کھڑا کیا اور جب لڑکا درختوں کے پیچھے تھا تو پادری صاحب نے اس لڑکی کے لباس کے اندر اپنے ہاتھ داخل کئے لڑکا دور سے دیکھ رہا تھا اتفاق سے لڑکا تو پادری صاحب نے اس سے معافی چاہی [illegible] میں جو نکلا لڑکی نے اپنی ماں سے آکر شکایت کی اور اس کے باپ نے اوس پادری کو [illegible] اور شہادتوں کے روبرو بلاکر پوچھا پادری نے اقرار کیا اس کے اقرار پر اوس پر نالش کردی گئی۔ اب پادری صاحب ضمانت پر رہا ہیں ٭

پادری صاحب نے کیوں معافی مانگی کہنا تھا کہ مسیح گناہ کا کفارہ ہوچکا ہے ایڈیٹر ٭

منظوم کلام الفصیح فی ابطال المسیح

کشتی نوح [illegible]

ڈرائیں نہ کچھ تم کو لعنت کی ظلمت حقیقت میں اس کی نہیں کچھ حقیقت

نہ پیدا ہو کچھ بیکلی دل کی کل میں ہوا ہو کے اڑ جائیگی پل کی پل میں

مگر لعنت آسمانی بلا ہے تباہی میں ہر اس پہ جو مبتلا ہے

ریاکاریوں کو سپرت بناؤ نہ اس طرح تم اپنی درگت بناؤ

یہ دھوکے کی ٹٹی ہرگز نہ رہیگی خدا کی یہ لعنت کسی کی نہ سہیگی

وہ قادر خدا جو خدا ہے تمہارا چھپی اور کھلی اوس پہ ہے آشکارا

نظر اس کی پاتال تک دیکھتی ہے ہر اک بال کی کھال تک دیکھتی ہے

جو ہو تم سے نہ چھپے تو ہو جاؤ سیدھے نکھر جاؤ کچھ ہو جو میلے کچیلے

اگر تم ہو کھوٹے کھرے بنکر آؤ گناہوں کی سب میل کچیل دھو کر آؤ

خدا کی اگر تم میں کچھ تیرگی ہے تو سمجھو دل میں بڑی تیرگی ہے

اگر تم میں کچھ شمہ کبر باقی ہے دعاؤں میں [illegible]

جو خود خود پسندی سے تن تن کے چلتے بڑائی میں خودنمائی سے [illegible]

اگر کسل سے تم خوا [illegible] تو دل خدا کا [illegible]

کہیں چھپا تو تمہیں دیکھا [illegible] [illegible]

خدا چاہتا ہے کہ تم [illegible] بدلدو [illegible]

یہی چاہتا ہے کہ سر کو جھکادو بہ نا [illegible] کے جھگڑے مٹادو

جو اس خاک فانی پہ پھیرو پانی ملیگی تمہیں اک نئی زندگانی

تم آپس میں غیر و شکر ہو کے بیٹھو دلوں کی کدورت کو تم دھو کے بیٹھو

مگر و عنود لے گناہ [illegible] بہر حال [illegible] عفو بہتر

جو بھائی سے رشتہ نہیں جوڑتا ہے کٹے گا وہ پیوند کو توڑتا ہے

وہ ایکے کا دشمن شرارت کا [illegible] [illegible] کی مرضی کی [illegible]

کسی سے ذرا میل دل میں نہ لاؤ [illegible] نفس کو بھون کھاؤ

تذلل میں اور [illegible] [illegible] کو [illegible] ہے

اگر جھوٹے بنکر تذلل دکھاؤ [illegible]

اٹھو فربہی نفس کی جلد توڑدو غرور اور تکبر کی عادت کو چھوڑدو

پکڑ نفس سرکش کی گردن مروڑدو اسے زور سے دیکے [illegible]

کہ جس ننگ در میں گئی مو بلائے کہ جہاں اس میں [illegible] انسان جاری

بڑا ہی وہ بدبخت ہے جو بچائے کہ یہ اوس خدا کے ہیں سب کار خانے

(باقی آئندہ)

مبائعین کے نام

نام	نام
سید زین العابدین صاحب	مسماۃ خورشید بی زوجہ رحمت اللہ صاحب
سید عظمت اللہ زادہ قاضی	رحمت اللہ صاحب مشائخ
سید ضیاء الدین صاحب	سید عبد الرزاق مشائخ سٹور
سید قاسم مشائخ	سید محمد مشائخ
سید عبد الرزاق برادر قاضی	میاں جتا فرزند عبد الرزاق صاحب
سید عبد الہادی برادر قاضی	بسم اللہ صاحب فرزند سید احمد صاحب
سید حسین برادر قاضی	بابا میاں صاحب
سید عبد الغنی برادر قاضی	سید مرتضیٰ حسین قاضی
سید رضوان الدین برادر قاضی	جعفر حسین برادر قاضی
سید دائم برادر قاضی	اکبر حسین۔ عنایت احمد۔ و
سید منیر الدین صاحب	منظور احمد و بشیر احمد و
سید شاہ علی صاحب	عبد السلام و سید سراج الدین ابن
سید نظام الدین صاحب	امیر بی بی زوجہ سید "
سید ریاض الدین صاحب	راحت بی بنت سید فخر الدین
سید برہان الدین صاحب	سید فخر الدین صاحب ولد
سید حینو صاحب	اسحاق الدین و مسماۃ حفظ بی بی
سید [illegible] صاحب	مسماۃ محبوب بی زوجہ سید
سید عبد اللطیف مشائخ	ضیاء الدین صاحب
سید عبد المغنی قاضی	حشمت بی زوجہ بابا میاں
سید نور الدین صاحب	امین بی و امیر بی بنت سید
سید سراج الدین برادر قاضی	یوسف صاحب مشائخ
سید رکن الدین صاحب "	مسماۃ صاحب بی زوجہ سید حسین
سید جلال الدین صاحب	مسماۃ بی بی زوجہ وزیر صاحب
سید امین الدین صاحب	سائو بی بی دختر جان بی بی
سید عباس علی صاحب	بنت منیر الدین صاحب
محمد امام الدین صاحب	مسماۃ محبوب بی۔
مسماۃ نذیر بی زوجہ زین العابدین	حامد بی۔ خورشید بی۔ سرو بی۔
ظہور الدین صاحب	بیبا جان۔ امتیاز بی۔ جوہر بی
ابو الفیض صاحب	زہرہ بی و وزیر بی۔ باجیا بی
مسماۃ احمدی بی	زوجہ شاہ علی صاحب مرحوم
مسماۃ کلثوم بی بی	
مسماۃ امام بی بی	
مسماۃ خورشید بی بی زوجہ سید	
ابراہیم مشائخ و برادر	
سید یوسف اللہ صاحب "	

یہ ان مبائعین کے نام ہیں جن کا ذکر ہم نے ٹائٹل پیج پر کیا ہے ان تمام صاحبان نے طاعون سے خوف زدہ ہو کر حضرت احمد رسل

مطبع الصدیق قادیان دارالامان میں شیخ فیض علی صابر احمدی کے اہتمام سے شائع ہوا